على الصحيحين

(1)

للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري

ترجمہ

الشيخ الحافظ أبي الفضل محمد شفيق الرحمن القادري الرضوي

نام کتاب ______ المستدرک
تصنیف ______ الإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاکم النیسابوری
مترجم ______ الشیخ الحافظ أبي الفضل محمد شفیق الرحمٰن القادری الرضوی
پروف ریڈنگ ______ ملک محمد یونس رضوی
باہتمام ______ ملک شبیر حسین
کمپوزنگ ______ ورڈز میکر
سن اشاعت ______ فروری 2010ء
سرورق ______ باھو گرافکس
طباعت ______ اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
ہدیہ ______ روپے

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تا کہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

شرفِ انتساب

میں اپنی اس کاوش کو منسوب کرتا ہوں

والدِ محترم صوفیٔ کامل فنافی الشیخ

قبلہ صوفی محمد رفیق قادری دامت برکاتہم العالیہ

کے نام

جن کے التزامِ کسبِ حلال' آہِ سحر گاہی اور دعائے نیم شب کی بدولت

بندہ حدیث شریف کی خدمت کے قابل ہوا

اللہ تعالیٰ ان کو صحت' تندرستی اور درازیٔ عمر بالخیر عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نیازمند

محمد شفیق الرحمٰن

ناظمِ اعلیٰ جامعہ غوثیہ رضویہ ایبک روڈ میاں چنوں

✤✤ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

214۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْقَاضِي بِمِصْرَ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى الْقَاضِي، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي ذُبَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ وَنَفَخَ فِيهِ الرُّوحَ عَطَسَ، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ بِاِذْنِ اللّٰهِ، فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ: رَحِمَكَ اللّٰهُ رَبُّكَ يَا اٰدَمُ، وَقَالَ لَهُ: يَا اٰدَمُ، اذْهَبْ اِلٰى اُولٰئِكَ الْمَلَائِكَةِ اِلٰى مَلَاٍ مِنْهُمْ جُلُوسٍ، فَقُلْ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَذَهَبَ، فَقَالُوا: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى رَبِّهِ، فَقَالَ: هٰذِهِ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ بَنِيكَ وَبَنِيهِمْ، فَقَالَ اللّٰهُ لَهُ وَيَدَاهُ مَقْبُوضَتَانِ: اخْتَرْ اَيَّهُمَا شِئْتَ، فَقَالَ: اخْتَرْتُ يَمِينَ رَبِّي وَكِلْتَا يَدَيْ رَبِّي يَمِينٌ مُبَارَكَةٌ، ثُمَّ بَسَطَهَا، فَاِذَا فِيهَا اٰدَمُ وَذُرِّيَّتُهُ، فَقَالَ: اَيْ رَبِّ مَا هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: ذُرِّيَّتُكَ، فَاِذَا كُلُّ اِنْسَانٍ مَكْتُوبٌ عُمْرُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، وَاِذَا فِيهِمْ رَجُلٌ اَضْوَؤُهُمْ، اَوْ قَالَ: مِنْ اَضْوَئِهِمْ لَمْ يُكْتَبْ لَهُ اِلَّا اَرْبَعِينَ سَنَةً، قَالَ: يَا رَبِّ زِدْ فِي عُمْرِهِ، قَالَ: ذَاكَ الَّذِي كُتِبَ لَهُ، قَالَ: فَاِنِّي قَدْ جَعَلْتُ لَهُ مِنْ عُمْرِي سِتِّينَ سَنَةً، قَالَ: اَنْتَ وَذَاكَ، قَالَ: ثُمَّ اُسْكِنَ الْجَنَّةَ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ اُهْبِطَ مِنْهَا اٰدَمُ يَعُدُّ لِنَفْسِهِ، فَاَتَاهُ مَلَكُ الْمَوْتِ، فَقَالَ لَهُ اٰدَمُ: قَدْ عَجِلْتَ قَدْ كُتِبَ لِي اَلْفُ سَنَةٍ، قَالَ: بَلٰى، وَلٰكِنَّكَ جَعَلْتَ لِابْنِكَ دَاوُدَ مِنْهَا سِتِّينَ سَنَةً، فَجَحَدَ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهُ، وَنَسِيَ فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهُ، فَيَوْمَئِذٍ اُمِرْنَا بِالْكِتَابِ وَالشُّهُودِ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ فَقَدِ احْتَجَّ بِالْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي ذُبَابٍ، وَقَدْ رَوَاهُ عَنْهُ غَيْرُ صَفْوَانَ، وَاِنَّمَا خَرَّجْتُهُ مِنْ حَدِيثِ صَفْوَانَ لِاَنِّي عَلَوْتُ فِيهِ وَلَهُ شَاهِدٌ صَحِيحٌ،

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور ان میں روح ڈالی تو ان کو چھینک آئی (چھینک آنے پر) آپ نے کہا: الحمدللہ۔ اللہ کے حکم واذن سے۔ انہوں نے اللہ کی حمد بیان کی۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم علیہ السلام! تمہارا رب تم پر رحم کرے۔ پھر آدم علیہ السلام نے فرمایا: فرشتوں کی وہ جماعت جو بیٹھی ہوئی ہے ان کے پاس جاؤ اور کہو: السلام علیکم! آدم علیہ السلام نے ان کے پاس جا کر اسی طرح کہا۔ تو انہوں نے جواباً کہا: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پھر آدم علیہ السلام لوٹ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تمہارا، تمہاری اولادوں اور ان کی اولادوں کا سلام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں ہاتھوں کو سمیٹ کر فرمایا: ان میں سے جو ہاتھ چاہو پسند کرلو۔ آدم علیہ السلام نے عرض کی: میں اپنے رب کا دایاں ہاتھ اختیار کرتا ہوں حالانکہ اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں اور دونوں میں برکت ہے پھر اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ کھول دیا، اس میں آدم علیہ السلام اور ان کی تمام اولاد موجود تھی۔ یہ دیکھ کر آدم علیہ

حدیث: 214

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 3368 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 6164 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث:10046

السلام نے دریافت کیا: یا اللہ! یہ کون ہیں؟ فرمایا: تیری اولاد ہے۔ ان میں سے ہر ایک کے ماتھے پر اس کی عمر لکھی ہوئی تھی۔ ان میں ایک شخص انتہائی روشن چہرے والا تھا، اس کی عمر صرف ۶۰ سال لکھی گئی تھی۔ آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی: یا اللہ! اس کی عمر میں اضافہ فرمادے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس کی عمر تو وہی ہے جو لکھ دی گئی ہے۔ آدم علیہ السلام نے عرض کی: یا اللہ میری عمر میں سے ساٹھ سال اس کو دے دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جیسے آپ کی مرضی (حضور ﷺ نے) فرمایا: پھر وہ جنت میں رہے جتنی دیر اللہ تعالیٰ نے انہیں وہاں رکھا۔ پھر آدم علیہ السلام کو جنت سے اتارا گیا اور اپنی عمر گزارنے لگے، پھر ایک مرتبہ ملک الموت ان کے پاس آئے، آدم علیہ السلام نے کہا: آپ جلدی آ گئے ہیں (ابھی تو میری عمر باقی ہے کیونکہ) اللہ تعالیٰ نے میری عمر ہزار سال لکھی ہے۔ ملک الموت نے کہا: کیوں نہیں (آپ کی عمر تو ہزار سال ہی لکھی گئی تھی) لیکن آپ نے اپنی عمر سے ۶۰ سال اپنے بیٹے داؤد کو دے دیئے ہیں۔ اس پر آدم علیہ السلام نہ مانے، اسی طرح ان کی اولاد بھی نہیں مانتی۔ وہ اپنا وعدہ بھول گئے، ان کی اولاد بھی وعدے بھول جاتی ہے۔ اس دن سے ہمیں لکھنے اور گواہ قائم کرنے کا حکم دے دیا گیا۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے کیونکہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حارث بن عبدالرحمٰن بن ابوذباب کی روایات نقل کی ہیں اور ان سے صفوان کے علاوہ بھی کئی محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے روایات کی ہیں، میں نے صفوان کی روایت اس لئے نقل کی ہے کہ ان کے ذریعے میری سند "عالی" ہے۔ اس کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ صحیح ہے۔

(شاہد حدیث درج ذیل ہے)

215۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الْفَقِيْهُ الشَّاشِيُّ فِيْ اٰخَرِيْنَ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَرُوْبَةُ، حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

❖❖ مذکورہ سند کے ہمراہ بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا اسی جیسا فرمان منقول ہے۔

216۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيِّ السَّدُوْسِيُّ، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: وَاَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسَارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اَتَعْجَبُوْنَ اَنْ يَّكُوْنَ الْخُلَّةُ لِاِبْرَاهِيْمَ، وَالْكَلَامُ لِمُوْسٰى، وَالرُّؤْيَةُ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهٗ شَاهِدٌ صَحِيْحٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الرُّؤْيَةِ

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' کیا تمہیں یہ بات اچھی لگتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی "خلت" (دوستی) ابراہیم علیہ السلام کے لئے ہو، کلام موسیٰ علیہ السلام کے لئے اور دیدار الٰہی محمد مصطفیٰ ﷺ کے لئے۔

حدیث 216:

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبری" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث:11539